وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ
بَلْ اَحْيَاءٌ وَلٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ (القرآن)

اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ (الحدیث)

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
اور
منکر حیات النبیؐ مولوی عنایت اللہ شاہ (خطیب جامع کالری دروازہ گجرات)
کے مابین

# تحریری مناظرہ


ناشر:
حضرت مولانا غلام مصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ
تعلیم القرآن لاہور

مجاہدِ اسلام حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری دامت برکاتہم

اور

منکرِ حیات النبی مولوی عنایت اللہ شاہ صاحب خطیب جامع کالری دروازہ گجرات

کے مابین

# تحریری مناظرہ شروع ہو گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# (حرفے چند)

حیات النبی ﷺ کے نزاع کے پہلے دور میں ایک مرحلہ ایسا بھی آیا کہ مولانا ظفر احمد عثانی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا احتشام الحق تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو فریقین نے اپنا ثالث تسلیم کرلیا۔ ثالث حضرات نے اپریل ر ۱۹۶۲ء کو فریقین سے اپنا عقیدہ اور اس کے دلائل طلب کئے۔ مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تحریر بھجوادی۔

دوسری طرف سے ایسے نہ ہوا۔ درمیان میں دیگر عوارض بھی آ گئے۔ یہ ساری تفصیل حضرت مولانا مفتی عبدالشکور ترمذی صاحب کی کتاب میں آگئی ہے، جو اس مجموعہ کے اوائل میں موجود ہے۔ اوائل میں جب ثالث حضرات نے پہلی تحریر لکھنے کا مطالبہ کیا۔ یہ پمفلٹ لاہور سے مولانا غلام مصطفیٰ بہاول پوری نے شائع کیا۔ محض ریکارڈ کے لئے اس مجموعہ میں شامل اشاعت ہے۔ (ناشر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ثالثان: حضرت مولانا احتشام الحق صاحب اور شیخ الحدیث حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی کی طرف سے فریقین کو مناظرہ کے پیغام۔

# حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کی للکار

# اور

# منکر حیات النبی ﷺ مولوی عنایت اللہ شاہ صاحب کا فرار

## کرایہ لینے سے انکار

خلیفہ شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی ﷫، حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے منکر حیات النبی مولوی عنایت اللہ شاہ صاحب کو کھلی چٹھی لکھ کر ثالث حضرات کی موجودگی میں باضابطہ مناظرہ کرنے کا چیلنج منظور کرلیا، اور شرائط اور تاریخ مناظرہ طے کرنے کے لئے منکر حیات النبی ﷺ مولوی عنایت اللہ شاہ صاحب گجراتی کو ۱۷، ۱۸ر اپریل ۱۹۶۲ء سکھر اور کراچی پہنچنے کی دعوت دی، تاکہ ثالث حضرات کے سامنے شرائط اور تاریخ مناظرہ طے ہوجائے۔ چنانچہ حضرت مولانا محمد علی صاحب دامت برکاتہم نے ۹۰ روپے مولوی عنایت اللہ شاہ صاحب کو اور ۱۰۰ روپے مولوی غلام اللہ خان صاحب کو بطور کرایہ بھیج دیئے۔ مگر جب ان دونوں حضرات منکرین حیات النبی ﷺ نے دیکھا کہ ہم تو قابو آگئے۔ اگر ہمارے عقیدے اور شرائط مناظرہ کی تحریر ہوگئی تو دوغلی پالیسی کام نہیں دے گی۔ اس لئے منکرین نے راہ فرار اختیار کرلی اور کمال بزدلانہ شکست کا مظاہرہ کرتے ہوئے منکرین نے اعلان کردیا کہ جامع مسجد کالری دروازہ گجرات سے ہم باہر نہیں نکلیں گے۔ سچ ہے کہ ہر چیز اپنی اصل کو ظاہر کرتی ہے اور "چوہا اپنی بل پر شیر" ہوتا۔ اور شیروں کو گھر پر ہی للکارتا ہے۔ سمندر میں ڈوب مرنے کی بجائے گھر میں چلو بھر پانی میں ڈوب مرنے کے لئے تیار ہوگئے۔

اے گجرات کے لوگو! مولوی عنایت اللہ شاہ صاحب زہر کا پیالہ پی لے گا مگر باضابطہ مناظرہ کرنے کے لئے کبھی تیار نہ ہوگا۔

حضرت مولانا احتشام الحق صاحب، راولپنڈی مولوی غلام اللہ خان صاحب کے پاس پہنچے تو وہاں سے منکرین حیات النبی ﷺ کی زبانی سنا کہ مولانا محمد علی صاحب جالندھری اور مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے دونوں منکرین مذکورین کو ۱۸ر اپریل ۱۹۶۲ء کو کراچی پہنچنے کی دعوت دی ہے۔ تاکہ شرائط مناظرہ طے ہوجائیں۔ چنانچہ مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی نے کراچی پہنچ کر مولانا محمد علی صاحب جالندھری کو اطلاع دی کہ میں جلدی تاریخ مناظرہ مقرر کرکے اطلاع دوں گا۔ لہٰذا ثالث حضرات نے دونوں فریقین کے نام چٹھی ارسال کردی۔ جس کا مضمون درج ذیل ہے:

## محترم گرامی قدر مولانا محمد علی صاحب جالندھری

السلام علیکم ! آپ نے مسئلہ حیات النبی ﷺ میں ہمیں ثالث تسلیم کیا ہے، اس لئے تحریر ہے کہ:

۱...... آپ اپنا دعویٰ اور اس کے دلائل تحریر کر کے ارسال کریں۔ اور اپنی تحریر کی دو کاپیاں ارسال کریں تا کہ ایک کاپی ہم دوسرے فریق کو روانہ کر سکیں۔ اس طرح چار چار پرچے تحریر کرائے جائیں گے۔

۲...... جو آپ تحریر کریں اس پر مولانا لال حسین صاحب اختر کے بھی دستخط ہوں۔ اگر ان کو آپ سے کوئی اختلاف ہو تو وہ اپنا اختلافی نوٹ تحریر کریں۔

۳...... اس کا جواب دس روز کے اندر روانہ کریں۔

دستخط: ظفر احمد عثمانی

دستخط: احتشام الحق تھانوی ...... ۱۴/اپریل ۱۹۶۲ء

ثالث حضرات نے اسی مضمون کی ایک چٹھی منکرین حیات النبی ﷺ کو ارسال کر دی ہے۔ پس اے اہل گجرات، ان سے پوچھو کہ تحریری مناظرہ کے لئے تیار ہو یا نہیں۔ مگر ثالث حضرات کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ہمارے بزرگان دین اور ترجمان عقائد اکابرین علماء دیو بند نے باضابطہ تحریری مناظرہ شروع کر دیا ہے۔

نہ معلوم منکرین نے راہ فرار اختیار کی ہے یا اپنے گھر میں ہی بیٹھ کر تحریر کے لئے مشورہ کر رہے ہیں۔

نوٹ: جب ثالث حضرات فیصلہ تحریر کر لیں گے تو یہ فیصلہ شائع کر کے سارے پاکستان میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ تا کہ منکرین حیات النبی ﷺ کا علمی اور تحقیقی مقام معلوم ہو۔ اور اس منحوس عقیدہ انکار حیات النبی ﷺ کی بیخ کنی ہو جائے۔

## ایک لاوارث کا پتہ چل گیا

یہ کتابچہ کس کا ہے، جو لاوارث پڑا گجرات میں پایا گیا: حلیہ سے مولوی عنایت اللہ شاہ صاحب کا معلوم ہوتا ہے۔ قاضی مظہر حسین صاحب نے منکرین حیات النبی ﷺ سے باضابطہ مناظرہ کرنے کے لئے مولوی عنایت اللہ شاہ صاحب کا چیلنج قبول کیا تو ثالث صاحبان کے پاس جا کر شرائط وضوابط طے کرنے کے لئے مولوی عنایت اللہ شاہ صاحب اور مولوی غلام اللہ خان صاحب کو کراچی تک کا کرایہ بذریعہ منی آرڈر بھیجا گیا۔ مگر شاہ صاحب باقاعدہ مناظرہ سے بچنے

کے لئے بہانہ کرتے رہے کہ میں اپنی مسجد میں ہی بیٹھا رہوں گا۔ کراچی جانے ثالثوں کو لانے اور شرائط طے کرنے کے لئے میں تیار نہیں۔ پھر اپنی خفت کو مٹانے کے لئے منکرین حیات النبی ﷺ نے ایک کتابچہ بغیر نام مصنف اور بغیر نام پریس کے شائع کیا ہے۔ معلوم نہ ہوسکا کہ یہ کتابچہ کس کا ہے۔ مصنف اور پریس کے بغیر یہ لاوارث نظر آرہا ہے۔ حلیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی عنایت اللہ شاہ کا ہے۔ اپنی شکست سے اشک ہائے ندامت کو دھو رہے ہیں اور یہ مولوی عنایت اللہ شاہ صاحب کی بزدلی اور ان کے اعتراف شکست کا عنوان نہیں تو یہ بے نام اور بے پریس کیوں ہے؟

آخر اس انداز پر چھاپنے کی شاہ صاحب کو یہ ضرورت کیوں پیش آئی۔ اس لئے کہ واقعات میں غلط بیانی کرنے، جھوٹ بولنے اور سیاسی چالوں سے اپنا دھڑا مضبوط کرنے کی بزدلانہ کوشش ان کی طرف منسوب نہ ہو، اور اپنی بل پر چوہے کی طرح شیر بن کر للکارتا رہے کہ: ''میرے گھر آکر مناظرہ کرو۔''

المشتہر: غلام مصطفیٰ تعلیم القرآن لاہور